سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات2020

سوموار،27۔جنوری2020

(یوم الاثنین، یکم جمادی الثانی1441ھ)

## سترہویں اسمبلی: اٹھارہواں اجلاس

جلد 18 : شمارہ 3

169

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ 27۔جنوری 2020

## تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

## سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

## توجہ دلاؤ نوٹس

## سرکاری کارروائی

## عام بحث

1۔مسئلہ کشمیر

مسئلہ کشمیر پر عام بحث جاری رہے گی۔

2۔پرائس کنٹرول

پرائس کنٹرول پر عام بحث جاری رہے گی۔

3۔امن وامان

امن وامان پر عام بحث جاری رہے گی۔

171

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## سترہویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس

### سوموار، 27۔ جنوری 2020

### (یوم الاثنین، یکم جمادی الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 32 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم o

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝
کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ
الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا کَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ
تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ ۚ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ
اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝

**سورة الصَّف 1 آیات تا 5**

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے(1) مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے(2) اللہ اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں(3) جو لوگ اللہ کی راہ میں ایسے طور پر صف باندھ کر لڑتے ہیں کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں وہ بے شک اللہ کے محبوب ہیں(4) اور وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ بھائیو! تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ پھر جب ان لوگوں نے کجروی کی اللہ نے بھی ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا(5) وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اَللّٰھمَ صلِ ّ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وبارک وسلم
جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے تو دیدار کا عالم کیا ہوگا
اَللّٰھمَ صلِ ّ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وبارک وسلم
جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ
اس وقت رسول اکرمؐ کے دربار کا عالم کیا ہوگا
اَللّٰھمَ صلِ ّ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وبارک وسلم
چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی تو سردار کا عالم کیا ہوگا
میرے مصطفیؐ میرے مجتبیٰؐ سا حسین آیا نہ آئے گا
انہیں دیکھنا ہو جو خواب میں تو درود ان پہ پڑھا کرو

**جناب محمد توفیق بٹ:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** ایک منٹ تشریف رکھیں ابھی کرتے ہیں۔

## تعزیت

### معزز ممبر محترمہ خالدہ منصور کے بھائی، محترمہ ساجدہ یوسف کے والد اور پارلیمانی سیکرٹری چودھری لیاقت علی کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

**محترمہ زیب النساء اعوان:** جناب سپیکر! ہماری ممبر محترمہ خالدہ منصور کے بھائی کا انتقال ہوا ہے اُن کے لئے دُعائے مغفرت کروانی ہے۔۔۔

**جناب سپیکر:** اچھا۔

**محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر محترمہ ساجدہ یوسف کے والد کا انتقال ہوا ہے اُن کے لئے بھی دُعائے مغفرت کروائی جائے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (میاں محمد اختر حیات):** جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری چودھری لیاقت علی کے بھائی کی وفات ہوئی ہے اُن کے لئے بھی دُعا کروادی جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، چودھری لیاقت علی کے بھائی کا بڑا افسوس ہوا ہے ان تمام کے لئے ہاؤس میں دُعائے مغفرت کروائی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کروائی گئی)

آج محکمہ مواصلات و تعمیرات کے سوالات ہیں۔ان سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔جی، سردار دوست محمد مزاری! آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔

## تحاریک استحقاق

**جناب سپیکر:** اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق سردار دوست محمد مزاری کی ہے۔جی، سردار دوست محمد مزاری! اسے پیش کریں۔

## جناب ڈپٹی سپیکر سے پولیس کا ناروا سلوک

**جناب ڈپٹی سپیکر** (سردار دوست محمد مزاری): جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلہ پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی معاملہ ہے کہ کل 26۔جنوری 2020 کو تقریباً سہ پہر 3:00 بجے وزیر اعلیٰ سے ملنے کے لئے جی او آر۔I گیا میرے ساتھ میرے سٹاف کا ایک بندہ تھا جب گیٹ پر پہنچا تو پولیس نے مجھے روکا اور کہا کہ آپ کے ساتھ سٹاف کا بندہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں داخل نہیں ہو سکتا اور یہ پہلا واقعہ نہیں ہے پہلے بھی یہ میرے ساتھ ہو چکا ہے۔ میں نے پولیس کے ذمہ داران سے یہ کہا کہ آپ گاڑی چیک کر لیں اس بندے کی تلاشی بھی لے لیں اس بندے کے پاس کسی قسم کا اسلحہ وغیرہ نہیں ہے اُنہوں نے میری ایک بات نہیں سنی وہاں پر موجود پولیس افسران نے مجھے refuse کر دیا کہ میں سٹاف کے ساتھ اندر نہیں جا سکتا۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ سب جانتے ہوئے کہ میں پنجاب اسمبلی کا ڈپٹی سپیکر اور معزز ایوان کا کسٹوڈین ہوں ان کا یہ روّیہ میرے ساتھ انتہائی نازیبا تھا۔ پولیس کے اس insulting behavior کی وجہ سے مجھے مجبوراً واپس جانا پڑا اور مجبوراً نہیں میں احتجاجاً واپس آ گیا ہوں۔ ہماری حکومت کی day one سے یہ try ہے کہ ہم پولیس کو نہ صرف independent اور friendly بنائیں بلکہ پنجاب پولیس ایک ماڈل پولیس ہو لیکن ہماری یہ ساری کوششیں رائیگاں جا رہی ہیں اور پولیس میں بہتری کا کوئی پہلو نظر نہیں آ رہا اگر ان کا روّیہ پنجاب کے ایک منتخب ڈپٹی سپیکر اور Custodian of the House کے ساتھ یہ ہے تو عام پبلک کے ساتھ کیا ہو گا؟

جناب سپیکر! یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ وہاں پر موجود پولیس افسران نے میرے ساتھ جو behave کیا اس سے نہ صرف میرا privilege breach ہوا ہے بلکہ انہوں نے پورے ہاؤس کا privilege breach کیا ہے لہٰذا میری اس تحریک استحقاق کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے اس کو مجلس قائمہ برائے استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے جیسے کہ میں نے پہلے بتایا کہ یہ پہلا واقعہ نہیں ہوا۔ اس سے پہلے بھی میرے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا اور میں نے اُن کو یہی کہا کہ میں Custodian of the House ہوں اور میں کسی کام کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ جا رہا ہوں۔ انہوں نے پہلے بھی میرے ساتھ ایک ایسا ہی سلوک کیا میں نے اُس حوالے سے بات نہیں کی میں نے در گزر کیا۔

جناب سپیکر! میں نے ریکارڈ چیک کیا 1992 میں جناب غلام حیدر وائیں جب پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے تو ایک ایم پی اے صاحب کو مال روڈ پر روکا گیا تھا ایک اے ایس آئی نے شاید ملک جلال دین ڈھکو (مرحوم) کو روکا تھا یہاں پر ہاؤس میں وزیر اعلیٰ کو مجبوراً آنا پڑا اور انہوں نے اُس واقعہ پر آئی جی پنجاب کو تبدیل کر دیا۔ ہم جہاں بھی بیٹھے ہوئے ہوں چاہے حکومتی سائیڈ پر اور چاہے اپوزیشن سائیڈ پر ہوں ہم سب کی عزت برابر ہے کوئی کسی سے اُونچا نہیں ہوتا ہم پہلے سب ایم پی اے بنتے ہیں اُس کے بعد ہمیں portfolios ملتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہی request ہے کہ آپ اپنی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائیں اور اس کی تحقیق کریں تاکہ آئندہ کوئی ایسا واقعہ کسی کے ساتھ بھی نہ ہو بہت شکریہ۔

**جناب سپیکر:** یہ بڑا ہی افسوسناک واقعہ ہے اور سچی بات ہے مجھے یہ سن کر بہت دُکھ ہوا ہے کہ آپ کے ساتھ ایسا ہوا اور آپ کے ساتھ جب پہلا واقعہ ہوا تھا تو آپ کو اُسی وقت یہ معاملہ raise کرنا چاہئے تھا اور مجھے اچھی طرح یاد ہے جناب غلام حیدر وائیں جب وزیر اعلیٰ تھے 1992 کا واقعہ ہے ملک جلال دین ڈھکو (مرحوم) ہمارے ممبر اسمبلی تھے وہ اجلاس attend کرنے کے لئے آرہے تھے اُنہیں باہر پولیس نے روکا تھا اور اُن کے ساتھ بدتمیزی اور زیادتی بھی کی گئی تو اُس پر سارا ہاؤس کھڑا ہو گیا اور انہوں نے کہا کہ ہم ہاؤس میں نہیں جائیں گے جب تک یہ آئی جی ٹرانسفر نہیں ہوتا تو وزیر اعلیٰ جناب غلام حیدر وائیں نے اُس کو صوبہ بدر کروایا تو پھر ہاؤس کی کارروائی شروع ہوئی۔

مجھے ایک دوسرا واقعہ یاد ہے۔ میں اپوزیشن لیڈر تھا یہ واقعہ 11۔اگست 1996 کا ہے میاں محمد شہباز شریف ملک سے باہر چلے گئے تھے میں اپوزیشن لیڈر تھا ہمارے ایک معزز ممبر حاجی مقصود احمد بٹ (مرحوم) ہوا کرتے تھے تو اُن کو پولیس نے اُٹھا لیا تو میں نے یہ سوال raise کیا مجھے یاد ہے اُس وقت جناب محمد حنیف رامے سپیکر تھے لیکن اُن کی غیر حاضری میں ہاؤس کو

میاں منظور احمد موہل نے preside کیا۔ میں نے یہ یہیں بیٹھ کر یہ معاملہ raise کیا تھا تو میں نے کہا کہ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ ہمارے ممبر کے ساتھ جو ہوا ہے اور میاں منظور احمد موہل نے رولنگ دی انہوں نے کہا میں جب تک یہاں بیٹھا ہوں یہ ہاؤس رات تک چلتا رہے گا رات کے 2:00 بجے تک بھی چلے گا آپ حاجی مقصود احمد بٹ کو ہاؤس کے اندر پیش کریں اور اُس دور میں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اور محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم تھیں اور اُن کو ایک گھنٹے کے بعد یہاں ہاؤس کے اندر لایا گیا اور پیش کیا گیا۔ ہمارے ہاؤس کی اس طرح عزت بحال نہیں ہوتی اور آپ تو پھر elected ڈپٹی سپیکر ہیں Custodian of the House ہیں اور اگر آپ کے ساتھ یہ بات ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ قابل مذمت نہیں، قابل افسوس نہیں بلکہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے اور اس واقعہ پر پورے ہاؤس کی طرف سے مل کر مثالی اقدامات کرنے چاہئیں۔

وزیر قانون! آپ اس حوالے سے بتائیں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال** (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ابھی جس طرح میرے عزیز ڈپٹی سپیکر نے تحریک استحقاق پیش کی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی افسوسناک معاملہ ہے اور قطع نظر اس کے کہ یہ ایم پی اے ہیں یا ڈپٹی سپیکر، ہماری فیملی کے ساتھ ان سے third generation کا تعلق چلا آرہا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ میں ذاتی طور پر آپ سے معذرت بھی چاہتا ہوں، معافی بھی مانگتا ہوں اور آپ کو اس بات۔۔۔ (قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر:** جی، no cross talk آپ تمام معزز ممبران ابھی صبر کریں ابھی بات ہو رہی ہے ابھی آپ ممبران کو موقع دینا ہے جب آپ کی باری آئے گی آپ پھر بات کر لیں۔ جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال** (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ میں نے ذاتی حیثیت میں اس لئے کہا ہے کہ میرا ان کے ساتھ ایک تعلق ہے نمبر ایک۔ نمبر دو کہ یہ ہمارے ایم پی اے ہیں اور نمبر تین کہ یہ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں

ڈپٹی سپیکر ہیں تو میں نے یہ نہیں کہا کہ اس بات کو یہاں پر ختم کر دیا جائے مجھے ذاتی حیثیت میں یہ افسوس ہوا ہے اور اس بات کا دُکھ ہوا اس لئے میں نے اُن سے معذرت کی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو خود ابھی جناب ڈپٹی سپیکر نے ارشاد فرمایا انہوں نے کہا کہ آپ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بن جائے۔ آپ چاہے کمیٹی بنائیں چاہے ذاتی حیثیت میں فیصلہ کریں، میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کا جو وقار ہے اس پر کسی صورت compromise نہیں کیا جا سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں چاہے آپ کمیٹی بنائیں چاہے ذاتی حیثیت میں انکوائری کر کے جو بھی آپ کے احکامات ہوں گے انشاءاللہ حکومت ان پر عملدرآمد کرے گی لہٰذا میں اس سلسلے میں چاہتا ہوں کہ آپ جو فیصلہ بھی کرنا چاہتے ہیں آپ ضرور کیجئے بجائے اس کے کہ اس معاملے کو اُٹھایا جائے۔ جب اس کو کوئی oppose ہی نہیں کر رہا پورا ہاؤس اس بات پر متفق ہے کہ جو واقعہ ہوا وہ قابل افسوس ہے اور اس کا ازالہ ہونا چاہئے اور ازالے کے لئے آپ کی جو recommendations ہوں گی حکومت ان پر عملدرآمد کرے گی۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، رانا محمد اقبال خان!

**رانا محمد اقبال خان:** جناب سپیکر! آج اس معزز اور مقدس ایوان اور اس کے ڈپٹی سپیکر کے متعلق جو بات کی گئی ہے اور جس طرح سے ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔ یہ صرف اکیلے جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ زیادتی نہیں بلکہ یہ اس پورے ہاؤس کی عزت کا سوال ہے، اس پر آپ نے فوری طور پر اپنا فیصلہ دینا ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس پر کمیٹی بنانا چاہئیں یا جو بھی طریقہ بنائیں لیکن اس میں کسی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ اس مقدس ایوان کی بے عزتی کی گئی ہے اس لئے آپ فوری طور پر اس کا نوٹس لیں۔ شکریہ

**جناب محمد توفیق بٹ:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب طاہر خلیل سندھو:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** ایک منٹ، باری باری بات کریں۔

**جناب محمد توفیق بٹ:** جناب سپیکر! آپ کو ہمارے جذبات سے بھی پتا چل رہا ہو گا کہ ہم اس معاملے میں جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ ہیں مگر آج سے ایک ماہ پہلے چالیس پولیس والوں نے مجھ پر تشدد کیا تھا۔ جب میں نے اس سلسلے میں ایوان میں بات کی تو اس وقت جناب ڈپٹی سپیکر بیٹھے تھے، میں نے ان سے عرض کی تھی کہ آپ میرے بارے میں کوئی انکوائری کرائیں۔ مجھ پر چالیس پولیس والوں نے تشدد کیا لیکن آج تک ہمارے بارے میں تو کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس بات کو بھی اس میں شامل کیا جائے، میں بھی ایم پی اے ہوں، میں بھی اس ایوان کا ممبر ہوں۔

جناب سپیکر! ایک اور گزارش ہے کہ گوجرانوالہ میں پرسوں ہمارے ایک چیئرمین افتخار احمد غازی کو تھانے میں بلایا گیا اور اسے Section 3 of the MPO کے تحت تین ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا اور اس پر الزام یہ لگایا گیا ہے کہ یہ بندہ حکومت کے خلاف باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اُکساتا ہے اس لئے اس پولیٹیکل ورکر کو تین ماہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ آپ اس کا بھی نوٹس لیں یہ بڑی زیادتی ہے۔ کیا حکومت کے خلاف بات کرنے والے کو نظر بند کیا جاتا ہے؟ آپ اس کی تحقیق کرائیں۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! شکریہ۔ بطور اپوزیشن یہاں ایک طریقہ رہا ہے کہ اس طرح کے واقعات پر point scoring کی جائے لیکن چونکہ یہ تحریک استحقاق ہے لہٰذا میں اس پر point scoring کی بجائے تحریک استحقاق پر ہی بات کرنا چاہوں گا۔ ویسے تو 70 سال سے پولیس کا قبلہ اس طرح سے درست نہیں ہو سکا اور یہ جو حالیہ واقعہ ہے یہ پنجاب کے عوام کے لئے alarming ہو یا نہ ہو لیکن اس ہاؤس کے لئے انتہائی alarming ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ خواہش ہے کہ۔۔۔

**MR SPEAKER:** Order in the House Please.

جی، جناب سمیع اللہ خان! اپنی بات جاری رکھیں۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! اس واقعہ پر جو ممبران اپنا اظہار کر رہے ہیں وہ صرف اپوزیشن بنچز سے نہ ہوں بلکہ اس واقعہ پر جو بھی کسی کے دل میں جذبات ہیں وہ حکومتی بنچز سے بھی آنے چاہئیں تاکہ یہ اندازہ ہو کہ وزیر قانون کے ساتھ ساتھ جو ممبران اسمبلی ہیں وہ اس issue پر یکسو بھی ہیں اور متحد بھی ہیں۔

جناب سپیکر! جیسے میں نے کہا ہے کہ میں کوئی سیاسی بات کرنے کی بجائے اس تحریک استحقاق پر بات کروں گا اور جب سیاسی debate آئے گی تو اس پر سیاسی بات بھی کریں گے۔ آپ نے یہاں پر ماضی کا ایک واقعہ بھی سنایا ہے تو میری یہ رائے ہے کہ یہ واقعہ کسی مزید کارروائی کا متقاضی بعد میں ہو گا لیکن جب تک یہ ہاؤس چل رہا ہے اس دوران پنجاب کے آئی جی کو یہاں اسمبلی میں موجود ہونا چاہئے۔ وہ یہاں آ کر بیٹھے پھر آپ کے چیمبر میں جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپوزیشن سے کسی ممبر کو شامل کر لیں لیکن یہ آج ہاؤس ملتوی ہونے سے پہلے پہلے آئی جی صاحب کو پنجاب اسمبلی میں حاضر ہونا چاہئے تاکہ پنجاب اسمبلی کا جو تاثر بن رہا ہے پہلے تو ایم پی ایز کی تحاریک استحقاق آتی تھیں اور ہر دور میں آتی ہیں لیکن یہ واقعہ تو جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ پیش آیا ہے۔

جناب سپیکر! اگر جناب ڈپٹی سپیکر محفوظ نہیں ہے تو پھر پنجاب کا اعلیٰ سے اعلیٰ عہدیدار اور چیف ایگزیکٹو بھی اس پولیس گردی سے محفوظ نہیں ہو گا۔ بہت شکریہ۔ بہت مہربانی

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! میں نے ابھی جب یہ تحریک استحقاق دیکھی ہے، میں خود اس کرسی پر بطور ڈپٹی سپیکر بیٹھتا رہا ہوں۔ یہاں پر Breach of privilege کی بہت تحاریک آتی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں اس وقت آپ کا جو تجربہ ہے، آپ اور رانا محمد اقبال خان most senior موجود ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے ہوتے ہوئے اس ہاؤس کا اس طرح Breach of privilege اور وہ بھی جناب ڈپٹی سپیکر کا، میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا بلکہ جناب سمیع اللہ خان نے جو بات کی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں کہ آج اپوزیشن اور حکومت کی تقسیم نہیں ہے بلکہ یہ بات اس اسمبلی اور اس مقدس ایوان کے تقدس کی ہے۔ اس پر کوئی حکومتی کمیٹی نہیں بنی چاہئے بلکہ یہ کمیٹی آپ کی سربراہی میں بنی چاہئے اور آپ کے چیمبر میں آپ کے پاس بیٹھ کر اس پر فیصلہ ہونا چاہئے اور اس وقت تک یہ ہاؤس چلے گا، کوئی اور بات ہو گی اور نہ ہی کوئی بزنس ہو گا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے اور آپ کے توسط سے حکومت سے درخواست ہے کہ اس پر آپ فوری طور پر آئی جی اور حکومت کے باقی عہدیداران کو call کریں اور اس پر آج ہی فیصلہ کریں۔ بہت شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے بڑا categorically گورنمنٹ کی طرف سے اس بات کو assure کرایا ہے کہ آپ کا جو فیصلہ ہو گا وہ قابل قبول ہو گا۔ آپ ابھی فیصلہ کریں گے تب بھی اس پر عملدرآمد ہو گا، آپ انکوائری کے بعد فیصلہ کریں گے تب بھی اس پر عملدرآمد ہو گا۔

**معزز ممبران حزب اختلاف:** وزیر قانون کس چیز کی انکوائری کرانا چاہتے ہیں؟

**جناب سپیکر:** ذرا ایک سیکنڈ بیٹھیں۔ جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انکوائری سے قطعی طور پر یہ مراد نہیں کہ حقائق کیا ہیں۔ حقیقت سب کے سامنے ہے، ایک واقعہ ہوا اس سے کسی کو انکار نہیں ہے لیکن آپ نے responsibility fix کرنی ہے اور آپ حقائق جاننے کے بعد ہی responsibility fix کریں گے اس لئے بار بار انکوائری کی بات ہو رہی ہے۔ خدانخواستہ میں اس معاملے کو کھٹائی میں ڈالنے کی بات نہیں کر رہا، میں تو جناب سے گزارش کر رہا ہوں کہ آپ جس کی بھی responsibility fix کریں گے ہم اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن آپ کو responsibility fix کرنے

کے لئے جس طرح جناب ڈپٹی سپیکر نے تفصیل بتائی ہے آپ دوسری طرف سے بھی دیکھ لیں اور آپ جو فیصلہ کریں گے اس پر عملدرآمد ہو گا۔

**جناب سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر توانائی (جناب محمد اختر):** جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ Custodian of the House ہیں، ہم اپنے ایم پی ایز اور ہاؤس کی sanctity آپ کے ذمہ دیتے ہیں۔ اگر آج آپ کا بھی Breach of privilege ہوتا ہے تو باقی ایم پی ایز کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہے کہ آئی جی صاحب کو ابھی بلایا جائے اور میں وزیر قانون کی بات کو endorse کرتا ہوں۔ یہ فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے اس لئے اسے ابھی نمٹایا جائے کیونکہ اگر Custodian of this House کا Breach of privilege ہوتا ہے تو باقی لوگ کہیں نہیں ٹھہرتے لہٰذا آئی جی صاحب کو ابھی بلایا جائے۔ بہت شکریہ

**جناب امین اللہ خان:** جناب سپیکر! یہ واقعی انتہائی افسوسناک واقعہ ہے کہ ہمارے ایک معزز ممبر کے ساتھ اس طرح کا روّیہ اختیار کیا گیا ہے۔ میری اس حوالے سے ایک گزارش ہے کہ جس طریقے سے جذباتی ہو کر بات کی جا رہی ہے کہ فوری طور پر اس پر فیصلہ کیا جائے تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہمیشہ جو کام سوچ سمجھ کر کیا جاتا ہے اسی میں بہتری ہوتی ہے۔ اس میں کسی قسم کا regret یا بدنامی نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! آپ خود وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ کر اس بابت سوچ بچار کریں اور پھر کوئی فیصلہ کریں۔ آپ جو فیصلہ کریں گے وہ ایوان کو قبول ہو گا۔

**جناب سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):** جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی بات آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔ یہ معاملہ حزب اختلاف یا حکومتی نمائندوں کا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک چھوٹی سی کہانی اس حوالے سے سُنانا چاہوں گا کہ ایک بہت ہی خوبصورت رئیس زادی کسی جنگل میں رہتی تھی۔ اس نے یہ شرط عائد کر دی کہ میں اس شخص سے شادی کروں گی کہ جو میرے علاوہ دنیا میں کسی اور سے بات چیت نہیں کرے

گا۔ جس دن اس نے کسی اور سے بات چیت کی میں اسی دن اس سے divorce لے لوں گی۔ایک شخص اس کے ساتھ اسی شرط پر شادی کے لئے تیار ہو گیا۔اس نے اس شہزادی کا رشتہ بھجوایا اور اس کی اس کے ساتھ شادی ہو گئی۔وہ جنگل میں رہ رہے تھے۔سردیوں کی ایک رات ان کے محل کا دروازہ کھٹکا۔اس شہزادی کا خاوند اُٹھ کر باہر دیکھنے گیا۔اس نے دیکھا کہ باہر ایک خاتون اور مرد کھڑے ہیں اور وہ اس شخص سے ہاتھ جوڑ کر منت کرنے لگے کہ شدید سردی کی اس رات میں ہم راستہ بُھول گئے ہیں لہٰذا آپ مہربانی کر کے ہمیں ایک رات کی پناہ دے دو اور ہم صبح اُٹھتے ہی چلے جائیں گے۔اس نے کہا کہ بھائی!میں نے اپنی بیوی سے ایک معاہدہ کیا ہوا ہے کہ اگر میں نے آپ کے ساتھ بات چیت کی، تعلق ثابت ہو گیا اور میں نے آپ کو اپنے گھر میں رکھ لیا تو میری divorce ہو جائے گی لہٰذا میری طرف سے معذرت ہے۔وہ آدمی واپس جا کر اپنے کمرے میں سو گیا۔جب وہ صبح اُٹھا تو اس کی بیوی نے اس سے کہا کہ جلدی سے پانی گرم کروا کر لاؤ۔اس نے اس ساری صورتحال کو بڑے عجیب ماحول میں دیکھا کہ وہی عورت اور مرد ان کے محل میں موجود تھے۔اس نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ یہاں ایک نومولود بچے کے رونے کی آواز آ رہی ہے، یہ لوگ یہاں کیوں موجود ہیں اور تم ان کی اتنی زیادہ خاطر مدارت کیوں کر رہی ہو؟تم نے مجھ سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ اگر تم کسی سے گفتگو کرو گے تو تمہارا اور میرا تعلق ختم ہو جائے گا۔اس کی بیوی نے کہا کہ میں تمہیں پانچ منٹ بعد اس بات کا جواب دوں گی کیونکہ اندر جو خاتون ہے وہ بہت تکلیف میں ہے لہٰذا میں پہلے اسے دیکھ لوں۔چنانچہ کچھ دیر بعد اس کی بیوی واپس آئی اور اس نے اپنے خاوند سے کہا کہ یہ درد مشترکہ تھی اور اس کے لئے اگر مجھے اپنی جان بھی دینی پڑتی تو میں دے دیتی۔

جناب سپیکر!یہ ہمارا درد مشترکہ ہے۔اس ایوان کی عزت درد مشترکہ ہے۔میں اس وقت بڑے سکتہ میں تھا جب ملک جلال دین ڈھکو(مرحوم)اور چودھری اکرم کا ذکر ہو رہا تھا۔

جناب سپیکر!آپ کے منصب کا یہ تقاضا ہے کہ آپ اس ہاؤس کی عزت و وقار کے لئے،اس درد مشترکہ کے لئے کوئی ایسا فیصلہ کریں کہ آنے والے وقت میں کسی کو بھی کسی معزز ممبر کے ساتھ ایسا روّیہ روا رکھنے کی جرأت نہ ہو۔بڑی مہربانی۔بہت شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، سردار شہاب الدین خان!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات**(سردار شہاب الدین خان): جناب سپیکر! قابل احترام جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ کل جو واقعہ ہوا ہے وہ واقعی قابل افسوس ہے۔ میری آپ سے، معزز ممبران حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے گزارش ہے کہ آج ہاؤس میں کوئی اور بزنس take up نہ کیا جائے۔ آئی جی پولیس کو آج ہی آپ کے چیمبر میں آکر اس کا جواب دینا چاہئے۔ یہ انتہائی ضروری ہے۔ بہت شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، جناب علی اختر!

**جناب علی اختر:** جناب سپیکر! آپ اور اس معزز ہاؤس کی طرف سے مجھے چیئرمین مجلس استحقاقات کی ذمہ داری ملی ہوئی ہے۔ میں اسی سلسلے میں کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ پہلے بھی بہت سے معزز ممبران کے ساتھ ہو چکا ہے۔ پولیس اور دوسرے افسران کا ایسا ہی روّیہ بن چکا ہے۔ ایم پی اے کی بات سُننا ایسا سمجھا جاتا ہے جیسا کہ یہ بہت چھوٹا کام ہے۔ دفع کرو، ان پر لعنت بھیجو۔ جب ہم مجلس استحقاقات میں کسی پولیس افسر یا سیکرٹری کو بُلاتے ہیں تو وہ نہیں آتے۔ انہیں چھ چھ مرتبہ کہنا پڑتا ہے کہ استحقاق کمیٹی میں آؤ اور اپنا موٌقف پیش کرو۔ اس کے بعد جب وہ استحقاق کمیٹی میں آتے ہیں تو ان کا روّیہ ایسا ہوتا ہے کہ جیسے بڑے چھوٹے لوگوں میں آکر بیٹھ گئے ہیں۔ یہ ان کا بڑا عجیب سا طریق کار اور روّیہ ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو پورے ہاؤس نے اختیار دے دیا ہے۔ آپ اس بارے میں جو بھی فیصلہ کریں گے ہم اس کو تسلیم کرنے کے پابند ہوں گے۔ ہم سب نے آپ کے ساتھ مل کر چلنا ہے۔ ان کے لئے کوئی ایسا لائحہ عمل بنا دیں کہ ہمیشہ کے لئے اس کا تدارک ہو سکے۔ معزز ممبران ہمیشہ کے لئے ذلیل ہونے سے بچ جائیں۔ ہمارے معزز ممبران دفتروں میں ذلیل ہوتے ہیں اور پھر تنگ آکر تحریک استحقاق دیتے ہیں۔ اس سلسلے کو اب ختم ہونا چاہئے اس لئے میرا خیال ہے کہ سینئر افسران کو یہاں ضرور بُلایا جائے تاکہ ان کو احساس ہو کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور ان کا معزز ممبران کے ساتھ روّیہ کیسا ہے؟ بہت شکریہ

**پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور(جناب تیمور علی لالی)**:جناب سپیکر!شکریہ ہمارے ڈپٹی سپیکر کے ساتھ میرا فیملی تعلق ہے۔میں نے ان کے ساتھ student age سے وقت گزارا ہے۔ان کی اپنی طبیعت نہایت ہی humble ہے اور یہ بہت زیادہ پُر سکون مزاج کے مالک ہیں۔کل جو واقعہ رونما ہوا ہے یہ پُرزور مذمت کے قابل ہے۔اگر کسٹوڈین آف دی ہاؤس کے ساتھ یہ روّیہ اختیار کیا جا سکتا ہے تو ہم لوگ تو کسی کھاتے میں نہیں آتے۔آپ کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں۔

جناب سپیکر!وزیر قانون یہاں پر تشریف فرما ہیں لہٰذا اس کا فی الفور نوٹس لیا جائے۔ آپ کو جو مناسب لگتا ہے وہ فیصلہ فرمائیں۔اگر آپ فوری فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو فوری کر دیں اور اگر آپ انکوائری کے بعد کوئی فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو انکوائری کے بعد کر لیں لیکن اس کا ہر صورت فیصلہ کیا جائے۔بہت شکریہ

**جناب سپیکر**:اب باقی معزز ممبران تشریف رکھیں۔کافی زیادہ بات ہو گئی ہے۔اس ہاؤس کے ایک سینئر ممبر سید خاور علی شاہ بات کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں فلور دیتا ہوں۔جی،سید خاور علی شاہ!

**سید خاور علی شاہ**:جناب سپیکر!1988 میں ایک ایسا ہی واقعہ ہوا تھا۔ہمارے ایک معزز ممبر فیصل آباد سے تشریف لا رہے تھے اور ایک انسپکٹر نے ان کو چیک کیا۔اس وقت کمیٹیاں نہیں بنی تھیں تو سپیکر صاحب نے اس حوالے سے ایک سپیشل کمیٹی بنائی تھی۔جس انسپکٹر نے معزز ممبر کی بے عزتی کی تھی کمیٹی نے اس انسپکٹر کو سزا دی تھی۔قانون کے مطابق سزا دی گئی تھی۔اسے تین دن قید کی سزا دی گئی تھی لیکن ایک دن بعد ہاؤس ختم ہو گیا تھا۔

جناب سپیکر!آپ کے پاس بہت زیادہ اختیارات ہیں۔جناب ڈپٹی سپیکر والا معاملہ کسی کو refer کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ خود ہی اس کا فیصلہ کریں۔ہماری استحقاق کمیٹی اس افسر کو سزا دے سکتی ہے اور جب تک اسمبلی کا اجلاس چلے گا وہ قید رہے گا اور جب اسمبلی کا اجلاس ختم ہوتا ہے تو اس کی قید ختم ہو جائے گی لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی نوکری ختم ہو جائے گی۔

(اس مرحلہ پر متعدد معزز ممبران بات کرنے کے لئے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

**جناب سپیکر:** اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔آپ سب معزز ممبران تشریف رکھیں۔کافی زیادہ بات ہو چکی ہے۔محترمہ عظمٰی زاہد بخاری! آپ کی طرف سے جناب سمیع اللہ خان نے بات کر لی ہے۔یہ گھر کی بات ہے۔ایسا ہی ہے کہ جیسے آپ نے بات کی ہے۔

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ صرف محترمہ عظمٰی زاہد بخاری کو ایک منٹ بات کر لینے دیں۔

**جناب سپیکر:** رانا مشہود احمد خان! آپ گھر وچ لڑائی نہ پواؤ۔آپ کی طرف سے جناب سمیع اللہ خان بات کر چکے ہیں۔آپ سب تشریف رکھیں۔

وزیر قانون! میرا یہ خیال ہے کہ ساری باتیں ہو چکی ہیں اور پورے ہاؤس کا یہ consensus نظر آ رہا ہے کہ ہمیں اس معاملے پر serious action لینا پڑے گا کیونکہ اس میں کسی کی ذات کا مسئلہ نہیں ہے۔جناب ڈپٹی سپیکر کی ذات کا مسئلہ ہے، میری ذات کا مسئلہ ہے، حکومت کی ذات کا مسئلہ ہے، آپ کی ذات کا مسئلہ ہے اور نہ ہی حزب اختلاف کی ذات کا مسئلہ ہے تو ہمارے اس ہاؤس کا تقدس یہ ڈیمانڈ کرتا ہے کہ اس طرح ہاؤس نہیں چل سکتا اور as a Custodian of this House یہ دیکھنا ہے کہ ہم نے اپنی عزت کو کیسے محفوظ رکھنا ہے اور کیسے اپنی عزت کو بحال کرنا ہے لہٰذا میں اپنی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا رہا ہوں اُس کمیٹی میں وزیر قانون، حزب اختلاف سے ملک ندیم کامران اور جناب ڈپٹی سپیکر بحیثیت محرک اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔یہ ہاؤس اُس وقت تک چلتا رہے گا لیکن کوئی proceeding نہیں ہو گی جب تک ہم اس issue کا فیصلہ نہیں کر لیتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہم اس کمیٹی میں اس issue کی انکوائری بھی ضرور کریں گے لیکن اس پر پورے ہاؤس کا consensus ہو گا۔میں ہاؤس کو ملتوی کرتا ہوں اور آئی جی صاحب کو ایک گھنٹے کے اندر اندر سپیکر چیمبر میں بلائیں تاکہ ہم اس معاملے پر اپنی کارروائی شروع کریں۔ہم نماز مغرب کے بعد دوبارہ اجلاس شروع کریں گے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد

جناب سپیکر! شام 7 بج کر 4 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

**جناب سپیکر:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقفہ سے پہلے جو کارروائی چل رہی تھی اس حوالے سے ہاؤس کا متفقہ فیصلہ ہوا تھا کہ آئی جی پنجاب نے اسمبلی سیکرٹریٹ آنا تھا لیکن وہ اسلام آباد میں ہیں۔ ہمارے وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا کی آئی جی سے بات ہوئی ہے تو اُس نے کہا ہے کہ میں کل انشاء اللہ آجاؤں گا لہٰذا کل 1:30 بجے ہم نے آئی جی کو بلایا ہے۔ ایڈیشنل آئی جی آئے تھے تو سارے واقعات ان کو بھی بتا دیئے گئے ہیں تا کہ وہ ان کو inform کر دیں اور آج کی discussion کے حوالے سے ساری گفتگو اُن کے ساتھ ہوئی ہے۔ جب کل آئی جی آئیں گے تب سارا معاملہ ہم اُن کے ساتھ take up کریں گے۔ جناب عمر تنویر بٹ، ملک ندیم کامران اور جناب خلیل طاہر سندھو کا بھی معاملہ ہے ان سب کے حوالے سے ہم نے ساری باتیں اُن کو بتادی ہیں بلکہ اپوزیشن کے خدشات ملک ندیم کامران نے خود بھی بتائے ہیں لہٰذا کل ہم اکٹھے بیٹھ کر ان سب معاملات کو کسی حتمی نتیجے پر پہنچائیں گے۔

اب یہی فیصلہ ہوا ہے کہ کل اجلاس تین بجے ہو گا اور یہ اجلاس روزانہ ہوا کرے گا۔ جب تک اس بات کا فیصلہ نہیں ہو جاتا تب تک کسی قسم کا کوئی دوسرا بزنس take up نہیں ہو گا۔ کل 1:30 بجے ہماری انکوائری میٹنگ ہو گی اور وہاں جو بھی واقعات سامنے آئیں گے وہ ہاؤس کے سامنے رکھے جائیں گے پھر اُس کے بعد ہی کوئی فیصلہ ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب محمد الیاس:** جناب سپیکر! اِن سوالات کا کیا کریں گے؟

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! یہ سوالات pending فرما دیں۔

**جناب سپیکر:** جی، وہ already pending ہیں۔ اب اجلاس بروز منگل مورخہ 28۔ جنوری 2020 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔